بسم الله الرحمن الرحيم

حضرت شیخ محمد یونس جونپوری رحمة الله علیه
اور صحیح بخاری پر محققانه نظر

از : ڈاکٹر محمد اکرم ندوی
آکسفورڈ، برطانیه

استاد محترم حضرت شیخ محمد یونس جونپوری شیخ الحدیث مظاهر العلوم سهارنپور رحمة الله علیه کے انتقال پر تقریبا چھ ماه گزر چکے هین، اور آپ کے علمی مقام کے اعتراف کا سلسله جاری هے، مختلف پرچون نے آپ پر خصوصی اشاعتون کا اهتمام کیا هے، راقم السطور نے عربی زبان مین آپ کی سوانح، اسانید، افادات اور علم حدیث مین آپ کے مقام کے تعارف پر ایک کتاب (الفرائد في عوالي الأسانيد وغوالي الفوائد) کے نام سے لکھی، جو آپ کی حیات هی مین دار البشائر الإسلامیة، بیروت سے سنه 1436ھ مطابق 2015 مین شائع هوئی، آپ نے طباعت سے بهلے اسے دیکھا، طباعت کے بعد اسے اپنی مجلسون مین سنا، پسندیدگی کا اظهار فرمایا، اور اهل علم کو اس کے نسخے هدیه کیئے، آپ کے انتقال کے بعد کویت کے همارے دوست مشهور محقق ومصنف علامه شیخ محمد بن ناصر العجمی نے (قلائد المقالات والذکریات في شیخ الحدیث العلامة محمد یونس الجونفوري) کے نام سے ایک کتاب شائع کی جس مین عرب وعجم کے مختلف اهل علم کے مضامین وتاثرات شامل هین، کتاب پر راقم کا مقدمه بھی هے، یه کتاب دار المقتبس، بیروت سے سنه 1439ھ مطابق سنه 2018 مین شائع هوئی.

علم حدیث مین درجه امامت:

علم حدیث مین بر صغیر کی حصه داری شروع سے هے، لیکن شاه ولي الله دهلوی اور آپ کے صاحبزادون نے علم حدیث کی اشاعت مین جو حصه لیا هندوستان کی تاریخ مین اس کی نظیر نهین، ان کے بعد کتب حدیث کی تدریس اور حدیث کے مختلف موضوعات پر تصنیف کے میدان مین نمایان اعلام شاه محمد اسحاق دهلوی، شاه عبد الغنی محدث دهلوی، علامه عبد الحي فرنگی محلی، نواب صدیق حسن خان، مولانا فضل رحمن گنج مرادابادی، مولانا رشید احمد کنکوهی، شیخ نذیر حسین محدث دهلوی، علامه محدث حسین بن محسن انصاری، اور علامه انور شاه کشمیری رحمة الله علیهم هین.

حضرت شیخ یونس جونپوری علم حدیث کے اسی سلسلة الذهب کی ایک کڑی تھے، آپ کو بچپن سے حدیث شریف سے تعلق تھا، اس موضوع کی کتابون کے مطالعه وتحقیق کی وجه سے آپ کو فن حدیث سے خاص مناسبت پیدا هوگئی، آپ نے بحث وتحقیق اور تدبر وتفکر کو اپنی عادت بنا لیا، یهان تک که آپ کا انداز ائمه فن کا انداز هوگیا، حدیث کے موضوع پر کلام، اور گفتگو مین آپ کو اس فن کے ماهرین سے گهری مناسبت هے، عام طور سے تقلیدًا کوئی بات کهنے یا لکهنے سے اجتناب کرتے تهے، هر امر کی تهه تک پهنچنے کی کوشش آپ کا معمول بن گیا تها، فرماتے تهے که مین کهه نهین سکتا که میرا حدیث شریف سے کتنا گهرا اور مضبوط رشته هے.

علم حدیث مین آپ کے افادات وتحقیقات "الیواقیت الغالیة" کے نام سے شائع هو چکے هین، جو چار جلدون مین هن، یه احادیث نبویه کے متعلق اهل علم کے سوالات پر آپ کے مدللانه جوابات اور آپ کی عالمانه اور محققانه تحریرون کا مجموعه هے، جسی آپ کے شاگرد جلیل مولانا محمد ایوب سورتی مقیم انگلینڈ نے مجلس دعوة الحق، لیسٹر، برطانیه سے بڑے اهتمام سے شائع فرمایا هے، ان جلدون پر سن اشاعت درج نهین، البته پهلی جلد مین عرض مرتب کے آخر مین 22 محرم الحرام سنه 1429ھ مطابق 31 جنوری سنه 2008، دوسری جلد مین عرض مرتب کے آخر مین 9 رجب سنه 1430ھ مطابق 2 جولائی سنه 2009، تیسری جلد مین من نافذة المرتب کے تحت 6 شوال سنه 1431ھ مطابق 15 ستمبر 2010، اور چوتهی جلد مین من نافذة المرتب کے تحت 6 رجب 1434ھ مطابق 17 مئی 2013 درج هین.

عصر حاضر مین ایسی نادر علمی تحقیقات کا وجود کسی اعجوبه سے کم نهین، آخری عهد کے جن علماء کی محدثانه تحقیقات نے علمی حلقون کو سب سی زیاده متاثر کیا هے وه علامه عبد الحي فرنگی محلی، نواب صدیق حسن خان، مولانا انور شاه کشمیری، اور علامه محمد زاهد الکوثری هین، اور انصاف یه هے که محدثانه اصول کی روشنی مین استاذ محترم کے علمی جوابات بسا اوقات ان حضرات کی تحریرون سی فائق هین، ایسا محسوس هوتا هے که علم حدیث سے متعلق ماضی وحال کی تصنیفات کا بدقت نظر مطالعه کیا هے، اور جو کچه پڑها هے اس کا گهرا تجزیه کیا هے، اس بر مزید یه که انصاف واعتدال اور توازن کا دامن کهین هاته سی نهین چهوٹا.

صحیح بخاری سے تعلق:

حدیث شریف سے آپ کو فطری مناسبت تو تهی هی، مزید نوجوانی هی سے آپ کو بخاری شریف کی تدریس کی ذمه داری سونپی گئی، اور تقریبا پچاس سال تک اس کتاب کو پڑهایا، آپ شیخ الحدیث کے منصب پر فائز تهے، اور سچ یه هیکه اب تک اس منصب پر آپ سے زیاده اهلیت کا حامل کوئی

شخص فائز نهین هوا، صحیح بخاری سے آپ کے گهری تعلق کا ذکر کرتے هوئے شیخ محمد بن ناصر العجمي فرماتے هین "فما لقيه أحد إلا وعرف أن هذا العلامة متيَّم بالبخاري وصحيحه"[1]، اور همارے دوست شیخ محمد زیاد التکلة فرماتے هین: "ولعل من أكثر من يجري لسانه بالثناء عليهم الإمام البخاري، حتى صرح أنه على مذهبه في العقيدة وفي الفقه"[2].

تحقیق ونظر کی عادت نے صحیح بخاری کے اغراض ومقاصد اور خبایا وزوایا کو آپ پر روشن کردیا، اس کتاب پر آپ نے کسی خارجی عینک کے ذریعه نگاہ نهین ڈالی، بلکه خود مصنف کتاب یعنی امام بخاری کے نقطه نظر سے اسے سمجهنے کی کوشش کی، اور اس طریقه کار نے بخاری کی نظر اور مسلک کی گهرائی اور گیرائی آپ پر واضح کردی، وسعت مطالعه، کتب حدیث وفقه، اجزائے حدیثیه، شروح کتب حدیث اور متعلقات علم حدیث پر آپ کی نظر نے اس کتاب کے پیچیده مباحث کو حل کرنے مین بڑی مدد کی، فرماتے تهے که حدیث شریف سے متعلق شاید کوئی مطبوعه کتاب ایسی هو جس کا مین نے مطالعه نه کیا هو، اس وسیع وعمیق ودقیق نظر کے بعد آپ کے اس قول کی اهمیت بڑه جاتی هے که صحیح بخاری نبی اکرم صلی الله علیه وسلم کے معجزات مین سے هے.

آپ اپنے دروس مین اس کی کوشش کرتے که بخاری شریف کے هر ترجمه باب، حدیث اور بحث سے خود امام بخاری کا مقصود کیا هے، اسے سمجها جائے، حسن ترتیب اور متابعات وغیره مین امام بخاری نے کیا رعایتین رکهی هین ان سے پرده اٹهایا جائے، عام طور سے مدارس مین بخاری شریف کی خصوصیات نظر انداز کرکے سارا زور متن، ترجمه باب اور امام بخاری کے فقهی مسلک کی تردید پر صرف هوتا هے، نتیجه یه که طلبه اس عظیم کتاب کی خصوصیات اور خوبیون سی نا آشنا رهتے هین، اور انهین اس معیار بحث وتحقیق کا بالکل اندازه نهین هوتا جو امام بخاری کے عهد کا طره امتیاز هے، اور دنیا آج بهی اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر هے.

همارے شیخ ودوست بحرین کے علامه کبیر شیخ نظام محمد صالح الیعقوبی فرماتے هین: "قد تشرَّب الشيخ – رحمه الله – حب البخاري وصحيحه حتى امتلأ إناؤه ريًّا ونهلاً، فما يُسأل عن حديث فيه، أو باب، أو إسناد، بل حتى كلمة، إلا ويتحفك بإجابته على البديهة، ويسعفك بغيتك لا بالمجاز، بال بالحقيقة"

"كيف لا، وقد قرأه ودرَّسه وشرحه عشرات المرات، وكرات بعد كرات! ولا يكاد المُحصي يُحصي عدَّ مجالس ختمه التي عقدها في الهند، وبريطانيا، وجنوب إفريقيا، وغيرها من البلاد والمدن والمدارس"

---

1 قلائد المقالات والذكريات ص 41.

2 الفرائد ص 9.

"ولو قلت: إني لم أر في عصرنا هذا أعلم ولا أخبر ولا أمهر – في سلوك دروب البخاري وصحيحه وعلومه وكتابه – منه رحمه الله، لما كنت والله مبالغا، ولا على جادة الحق حائدا أو جائرا"[3]

دروس بخاری:

بخاری شریف کو اس طرح پڑھانا که امام بخاری کے مقصد ومنشا کی بوری ترجمانی هو، بخاری کی سندون کی خصوصیات، اور متابعات کے فوائد، حدیث سی مسائل کے استنباط اور کتاب کے نکات ودقائق کی ته تك بهنجنے اور ائمه کے اختلاف ومذاهب اور ان کے دلائل ومآخذ کو بیان کرنے کی غیر جانبدارانه کوشش هو، یه چیز جس طرح استاذ محترم کے حصه مین آئی کسی کے یهان اس جامعیت سے میسر نهین.

اردو مین بخاری شریف اور دیکر کتب حدیث بر متعدد شروح وتقاریر شائع هوجکی هین، جن کو دیکهکر سخت مایوسی هوتی هے، نه کوئی تحقیق، اور نه کسی مسئله بر عالمانه ومحدثانه کلام، صرف کهنه وبوسیده مباحث کی تکرار، اور نا قابل معافی غلیطیون کی بهرمار، حیرت هوتی هے که ان جیزون کی اشاعت سی کون سی خدمت مقصود هے؟ جاء شاعر إلى بشار بن برد، فأنشده شعرًا ضعيفًا، وقال له: كيف تراه؟ فقال له: أحسنت إذ أخرجته من صدرك، لو تركته لأورثك الفالج.

اس مین شک نهین که بخاری شریف کی شرح کا جو قرض اس امت بر صدیون سی چلا آرها تها، اس قرض کی ادائیگی کی سنجیده علمی کوشش حافظ ابن حجر عسقلانی رحمة الله علیه نے کی، حافظ ابن حجر کی حدیث کے مختلف مجموعون اور خاص طور سے اجزائے حدیث بر جو نظر تهی اس کی نظیر بهت کم هے، بخاری شریف کی شرح مین ان سے خصوصی فائده اٹهایا، بخاری شریف کی اسانید ومتون بر اعتراضات کا علمی جواب دیا، اور امام بخاری کی منشا کو واضح کرنے مین بوری جد وجهد صرف کی، اور ایک ایسی شرح تصنیف کی که آج تک اصول سته مین سی کسی کتاب کی ایسی شرح وجود مین نهین آئی، اور فتح الباری کے لئے یه حدیث ضرب المثل بن گئی "لا هجرة بعد الفتح" یعنی فتح الباری کی تصنیف کے بعد سفر کی ضرورت نهین رهی، اور یه صحیح هے که اس کے بعد اب تک بخاری شریف کی کوئی دوسری شرح اس پایه کی نهین آئی، عام طور سے بخاری شریف کے پڑهانے کے لئے فتح الباری هی بنیادی مرجع رهی هے، بلکه بخاری شریف کو روایت ودرایت کے اصولون کو مد نظر رکهکر پڑهانے کا رواج بهت کم رها، زیاده تر سماع، یا سماع کے ساته مختصر تشریح بر اکتفا کیا جاتا رها هے.

[3] قلائد المقالات والذكريات ص 80.

حافظ ابن حجر کے بعد بخاری شریف کے مقاصد کی تشریح مین اس پایه کی کامیاب کوشش اتنی صدیان گزر جانی کے بعد استاذ محترم کے حصه مین آئی، وذلك فضل الله يؤتيه من يشاء، اور یه کهنے مین کو جهجهک نهین که لا هجرة بعد الفتح کا مقوله کل تک فتح الباری کے لئے بالکل سچ تها، لیکن اب نهین.

جیسا که پهلے آچکا هے حافظ ابن حجر کی حدیث کے مجموعون خاص طور سے اجزائے حدیث پر جو نگاه هے اس مین ان کا کوئی همسر نهین، لیکن حافظ ابن حجر کو بخاری شریف کی محققانه تدریس کا وه موقع نهین ملا جو موقع استاذ محترم کو ملا، آپ نے پچاس سال تک بخاری شریف کو پوری تحقیق اور روایت ودرایت کے اصول کی روشنی مین پڑهایا، جن حضرات نے بنظر غائر فتح الباری کا مطالعه کیا هے وه اتفاق کرین گے که ابن حجر بخاری شریف کے بعض مشکل مقامات سے سرسری طور بر گزر گئے هین، بعض جگهون بر صرف نقول جمع کرنے بر اکتفا کیا هے، اور بعض جگهون بر ان کے ذهن مین کوئی سوال هی نهین پیدا هوا، استاذ محترم نه کسی کے مقلد جامد تهے، اور نه کسی مقام سے سرسری طور بر گزرنے کے عادی، ابن حجر کی قدر دانی کے باوجود ان کی غلطیون کی نشاندهی کرتے، جن مقامات سے ابن حجر اور دوسرے شراح حدیث سرسری طور بر گزر گئے هین یا جن کو نظر انداز کردیا هے ان کی مکمل تحقیق کرتے.

نبراس الساري:

آپ نے بخاری شریف کی کوئی با قاعده شرح نهین لکهی، آپ کی بخاری فهمی آپ کے دروس وتقریرات مین محفوظ هے، ان دروس کی تیاری کے دوران آپ کچه نوٹس لکه لیتے، اور جب بهی ایسی فوائد نظر سے گزرتے جن سے بخاری شریف کی کسی مشکل کے حل مین مدد ملتی اسے بهی مقید کر لیتے، یه نوٹس موجود هین، اسی طرح فتح الباری پر بهی آپ نے کثرت سے نوٹس لکهے هین، ضرورت هے که ان نوٹس کو یکجا کرکے تحقیق کے اصولون کی رعایت کرکے انهین شائع کیا جائے.

مولانا محمد ابوب سورتی صاحب مد ظله العالی نے بخاری شریف پر آپ کے نوٹس کو شائع کرنے کا سلسله شروع کیا هے، اس کی پهلی جلد آپ کی حیات هی مین آچکی تهی، دوسری جلد ابهی جلد هی سامنے آئی هے، اس شرح کا نام هے (نبراس الساري في رياض البخاري)، یه مكتبة القلم، سورت، گجرات سے شائع هو رهی هے، پهلی جلد ابتدائے بخاری سے کتاب الوضوء کے خاتمة تک کے ابواب پر مشتمل هے، اس جلد کے شروع مین محقق کتاب مولانا ایوب سورتی صاحب کے پیش لفظ کے بعد راقم السطور کی کتاب (الفرائد) سے آپ کا ترجمه ماخوذ هے، پیش لفظ کے تحت تاریخ 20 رمضان سنه 1438ه مطابق 21 جون سنه 2017 هے.

دوسری جلد کتاب الغسل سے کتاب مواقیت الصلاۃ کے باب السمر مع الأهل والضیف تک کے ابواب پر مشتمل هے، اس جلد کے شروع مین بهی مولانا ایوب سورتی صاحب کا پیش لفظ هے، اس مین مفتی مولانا شبیر احمد صاحب کی تحریر (شیخنا المحدث الناقد الورع الزاهد محمد یونس الجونفوري كما عرفته)[4]، اور ان کے صاحبزاده مولوی یوسف سلمه کی تحریر (عشر مزایا لنبراس الساري في ریاض البخاري لمحدث العصر شیخ الحدیث مولانا محمد یونس الجونفوري)[5] شامل هین، دوسری جلد مین پیش لفظ کے تحت تاریخ 21 ذي الحجة 1438ھ مطابق 12 ستمبر 2017 درج هے.

آپ نے اس شرح پر کتاب البیوع تک خود بار بار نظر ڈالی هے، اس طرح شرح کا یه حصه گویا آپ کا تصنیف کرده هے، امید هے که بعد کی جلدین بهی اسی منهج کے مطابق اهتمام صحت وضبط کی مکمل رعایت سے شائع کی جائین گی.

اس شرح مین متن کی تشریح، اختلاف فقهاء کے بیان، امام بخاری کے مسلک کی وضاحت وترجیح، اختلافی مسائل پر معتدلانه ومحققانه بحث هے، اس کے مطالعه کے دوران صاف نظر آتا هے که آپ کا محققانه ذهن هر موقع بر مناسب سوال بیدا کرتا تها، پهر ممکنه مراجع مین اس کا حل تلاش کرتے، بسا اوقات عام مراجع سے آپ کی تشفی نهین هوتی، اور آپ تلاش وجستجو مین لگے رهتے، یهان تک که الله تعالی کی مدد سی صحیح جواب کی طرف آپ کی رهنمائی هوتی، اور کبهی کبهی ایک اشکال کو حل کرنی مین کئی سال لگ جاتے.

اس شرح مین ضروری اسنادی مباحث پر بهی محققانه گفتگو هے، مثلاً: کتاب الإیمان، باب اتباع الجنائز من الإیمان مین ذکر کرده حدیث کی سند مین هے: ... حدثنا عوف عن الحسن ومحمد عن أبي هريرة...، فرماتے هین: بخاری شریف مین حضرت ابو هریرة رضي الله عنه سے حسن بصری کی روایت کرده صرف تین حدیثین هین، اور ان تینون مین حسن بصری کے ساتھ کسی اور راوی کا اقتران هے (یعنی امام بخاری نے حسن بصری پر اکتفا نهین کیا هے)، ان مین سے ایک یه حدیث هے، دوسری کتاب الأنبیاء، باب في ذکر موسی اور کتاب التفسیر مین هے، جس مین محمد بن سیرین اور خلاس بن عمرو کا اقتران هے، اور تیسری کتاب بدء الخلق، باب إذا وقع الذباب في شراب أحدكم، اس مین بهی ابن سیرین کا اقتران هے، ان تمام جگهون پر اعتماد ابن سیرین پر هے، کیونکه ناقدین حدیث کے نزدیک حضرت ابو هریرة سے حسن بصری کا سماع ثابت نهین"[6].

---

[4] یه تحریر قلائد المقالات والذکریات ص 85-113 سے ماخوذ هے.

[5] یه تحریر بهی قلائد المقالات والذکریات ص 353-371 سے ماخوذ هے.

[6] نبراس الساری 228/1-229.

کبھی کبھی ضرورت کے مطابق یہ بھی بتاتے ہین کہ اس صحابی یا سند کے کسی راوی کی کتنی حدیثین ہین، مثلا کتاب الإیمان مین بیعت سے متعلق حضرت عبادۃ بن الصامت رضي الله عنه کی حدیث (نمبر 18) کی شرح کے دوران فرماتے ہین: حضرت عبادہ کی بخاری شریف مین نو حدیثین ہین، اور اس حدیث کو امام بخاری نے دس بار ذکر کیا ہے"[7]، باب الصلاۃ من الإیمان مین تحویل قبلہ سے متعلق حضرت براء بن عازب رضي الله عنه کی حدیث کی تشریح مین فرماتے ہین: حضرت براء کی اڑتیس احادیث ہین، اور اس حدیث کو پندرہ جگھون پر ذکر کیا ہے"[8].

کتاب العلم، باب قبض العلم مین ہشام بن عروۃ کی مشہور حدیث کے متعلق فرماتے ہین: یہ حدیث مشہور ہے، اور علماء نے اس کے طرق بیان کرنے کے لئے کتابین لکھی ہین، جن مین محمد بن أسلم الطوسي، نصر بن إبراهيم المقدسي اور دوسرون کے نام شامل ہین، خطیب بغدادی نے تین جزء مین اس کے طرق بیان کئے ہین، ہشام بن عروہ سے ایک جماعت نے اس حدیث کی روایت کی ہے، ان کے والد عروۃ سے بھی ایک جماعت نے، عبد الله بن عمرو سے بھی ایک جماعت نے، اور رسول الله صلى الله عليه وسلم سے بھی ایک جماعت نے، ہشام بن عروۃ سے اس کی روایت کرنے والی بہت بڑی تعداد ہے، أبو القاسم بن مندہ نے کتاب التذکرۃ مین ہشام سے روایت کرنے والون کے نام جمع کئے ہین، ان کی تعداد چار سو ستر سے زیادہ ہے، جن لوگون نے مشہور کتابون مین ہشام سے اس کی روایت کی ہے وہ چالیس سے زیادہ ہین"، اس کے بعد شیخ نے مکمل حوالون کے ساتھ ان مراجع کی نشاندھی کی ہے[9].

مکررات صحیح بخاری:

امام بخاری نے اپنی صحیح مین حدیثون کی تکرار کثرت سے کی ہے، اس کی وجہ احکام ومسائل کا استنباط ہے، اگر ایک ہی حدیث سے مختلف مسائل واحکام پر استدلال ہوسکتا ہے تو امام بخاری اس حدیث کا مطلوبہ مقامات پر اعادہ کرتے ہین، عام طور سے مکرر احادیث کی سند یا متن مین کچھ اختلاف ہوتا ہے، تا ہم صحیح بخاری مین ایسی مکرر حدیثین بھی ہین جن کا متن وسند ایک ہی ہے، حضرت شیخ شاید پہلے ماہر بخاری ہین جنھون نے پوری بخاری شریف سے ان مکررات کو اکٹھا کرنے کی جد وجھد کی، انھین آپ نے (جزء إرشاد القاصد إلى ما تكرّر في البخاري بإسناد واحد) کے نام سے مرتب کیا ہے، یہ جزء الیواقیت الغالیة کی تیسری جلد مین (ص 9-83) شامل ہے، اس مین اس طرح کی ایک سو ساٹھ حدیثین جمع ہین.

---

7 نبراس الساری 148/1.

8 نبراس الساری 211/1.

9 نبراس الساری 372/1-375.

اس جزء کے شروع مین تحریر فرماتے هین: یه چند احادیث هین جو ایک هی سند اور متن کے ساتھ بخاری شریف مین مکرر هین، اس کتاب کی تدریس کے دوران اور بعض دیگر اوقات مین ان پر واقفیت هوئی، کچھ مخلصین نے دوستون کے نفع عام کی خاطر ان کو منظر عام پر لانے کے لئے مجھے آماده کیا.

اس کے بعد شیخ نے تذکره کیا که دو حدیثین ایسی هین جن کو امام بخاری نے ایک هی سند سے دس بار ذکر کیا هے، ایک حضرت کعب رضي الله عنه کی حدیث ان کی توبه کے متعلق، اور دوسری زکاة کی فرضیت کے متعلق حضرت انس رضي الله عنه کی حدیث هے، دونون حدیثین طویل هین، پهلی حدیث کو هر جگه مکمل ذکر کیا هے، البته حضرت انس رضي الله عنه کی حدیث متفرق طور پر ذکر کی هے.

شیخ نے مزید فرمایا هے که جو حدیثین ایک هی سند سے پانچ یا اس سے کم مکرر هین ان کی تعداد زیاده هے.

اس جزء مین پهلی حدیث کتاب الإیمان کی حدیث (31) هے: حدثنا عبد الرحمن بن المبارك حدثنا حماد بن زيد حدثنا أيوب ويونس عن الحسن عن الأحنف بن قيس قال ذهبت لأنصر هذا الرجل فلقيني أبو بكرة فقال أين تريد قلت أنصر هذا الرجل قال ارجع فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إذا التقى المسلمان بسيفيهما فالقاتل والمقتول في النار فقلت يا رسول الله هذا القاتل فما بال المقتول قال إنه كان حريصا على قتل صاحبه. اس حدیث کو امام بخاری نے اسی سند ومتن کے ساتھ مکمل کتاب الدیات مین ذکر کیا هے.

اس جزء کی آخری حدیث 7141 و7316) هے: حدثنا شهاب بن عباد حدثنا إبراهيم بن حميد عن إسماعيل عن قيس عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا حسد إلا في اثنتين رجل آتاه الله مالا فسلطه على هلكته في الحق وآخر آتاه الله حكمة فهو يقضي بها ويعلمها. اس حدیث کا کتاب الأحکام، اور کتاب الاعتصام مین بهی اعاده کیا هے.

ابواب وتراجم:

امام بخاری جهان ایک طرف فن حدیث کی امامت عظمی کے منصب پر فائز هین، وهین آپ کا شمار اکابر مجتهدین وفقهاء مین هوتا هے، حضرت شیخ فرماتے تهے که "امام بخاری فقیه اعظم هین، اور غیر معمولی ذهین هین"، امام بخاری نے اپنی فقهی تحقیقات وتدقیقات کو صحیح کے ابواب وتراجم مین سمودیا هے، اهل علم نے تراجم مین بخاری کے اغراض ومقاصد کو سمجهنے کے لئے بڑی محنت کی هے، عام طور سے بخاری کے مقاصد بهت دقیق هوتے هین، آسانی سے سمجه مین نهین آتے، ابواب وتراجم کو

سمجھنے کی سب سے اچھی کوشش حافظ ابن حجر نے کی ھے، شاہ ولي الله دھلوی اور حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی نے اس موضوع پر رسائل تصنیف کئے ھین، استاد محترم نے (أصول عديدة في وضع الأبواب والتراجم لصحيح الإمام البخاري)[10] نامی اپنی مختصر تحریر مین تراجم کو سمجھنے کے لئی رھنما اصول پیش کئے ھین، اس مین دو فصلین ھین، پھلی فصل ان تراجم کی قسمون کے بیان مین ھے، آپ کے مطابق یه تراجم بیس سے زائد قسمون پر مشتمل ھین، اور دوسری فصل ان تراجم مین امام بخاری کے طریقه استدلال پر مشتمل ھے، آپ نی ان ساری قسمون اور طریقھائے استدلال کو مثالون سے واضح کیا ھے.

حضرت شیخ نے بعض مشکل ابواب وتراجم کی تحقیق مین ایک مفصل رساله لکھا ھے، جس کا نام ھے: بحوث مهمة عن بعض الأبواب والتراجم لصحيح البخاري، یه رساله الیواقیت کے تقریبا دو سو صفحات پر مشتمل ھے[11]، اس رساله کے شروع مین فرماتے ھین: "فهذه تعليقات على بعض تراجم الجامع المسند الصحيح المختصر من أمور رسول الله صلى الله عليه وسلم وسننه وأيامه، تصنيف الإمام أبي عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري رحمه الله تعالى ورضي عنه، أردت بها إيضاحها، وإبراز ما في مكامنها من الرموز والخفايا، وإظهار ما في مطاويها من الكنوز والخبايا، وإثباتها من الحديث إذا خفيت المناسبة، فإنه رحمه الله أراد بتأليف كتابه جمع ما صح من الحديث، وشدّ في شرائط الصحة فقلت عنده الأحاديث، فاحتاج إلى التدقيق في الاستنباط، وقد أزيد على شرح التراجم بعض الفوائد مما يتعلق بالأحاديث أو بما أورده في الكتاب".

بخاری شریف کی کتاب التوحید کی اھمیت پر روشنی ڈالتے ھوئے فرماتے ھین: "کتاب التوحید عجیب وغریب ھے، امام بخاری نے انداز یه ھے که اپنی پوری قوت علمیه کو اس مین نچوڑ دیا ھے، اس لئے ھم جیسے کم علم لوگون کی امام بخاری کے علم کے تمام مدارک تک رسائی ھوجائے یه تو بھت مشکل معلوم ھوتا ھے، لیکن مین اپنی بساط کے مطابق پوری کوشش کرون گا که امام بخاری کے تراجم کی صحیح غرض سامنے آجائے"[12].

ترتیب کتب وابواب:

امام بخاری نے کتب وابواب کی ترتیب مین دقیق حکمتون اور مصلحتون کی رعایت کی ھے، شیخ نے اپنے دروس اور تحریرون مین کتب وابواب کی ترتیب پر روشنی ڈالی ھے، صحیح بخاری کی ابتداء

---

10 اليواقيت الغالية 3/109-120.

11 اليواقيت الغالية 3/121-305.

12 تقرير كتاب التوحيد ص 53-54.

وانتهاء کے درمیان مناسبت کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہین: "اگر بدء الوحي کو صحیح بخاری کا مقدمہ مان لیا جائے تو کتاب کی ابتداء کتاب الإیمان سے ہوتی ہے، اور انتہاء کتاب التوحید پر، ابتداء وانتہاء کی یہ مناسبت اس کتاب کے ان لطائف مین سے ہی جو ایک صحیح النظر محقق کو اس کتاب مین جگہ جگہ نظر آتے ہین. "قاعدہ ہے کہ جس کتاب کی ابتداء اور انتہا مین مناسبت ہوتی ہے وہ کتاب مصنف کے براعت اور اس کے تفوق اور فضل وکمال کی کھلی ہوئی دلیل ہوا کرتی ہے، یہان بعینہ یہی صورت حال ہے، اور بخاری کی ابتداء اور انتہا مین مناسبت ہے ... امام بخاری نے ایمان سے کتاب کی ابتداء کی تھی کیونکہ بدء الوحی تمہید تھی، اور ایمانیات پر ہی کتاب کو ختم کردیا کہ ذات وصفات کے مسائل بیان کردیئے"[13].

کتاب الإیمان کے آخری باب "باب قول النبي صلی الله علیه وسلم الدین النصیحة" پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہین: ایسا لگتا ہے کہ مصنف (یعنی امام بخاری) نے اس ترجمہ کو آخر مین لا کر اس کی طرف اشارہ کیا ہے کہ کتاب الإیمان مین جو تراجم آئے ہین، جنہین ثابت کیا ہے اور جن کے ذریعہ مخالفین کی تردید کی ہے اس کے ذریعہ صرف نصیحت یعنی خیر خواہی کا ارادہ کیا ہے، مصنف نے پوری کتاب مین اسی مصلحت کی رعایت رکھی ہے"[14].

کتاب الوضوء مین ابواب کی ترتیب کی تشریح وتوجیه مین شارحین بخاری مین شدید اختلاف ہے، اور بعض حضرات کی رای ہے کہ ان ابواب مین کوئی ترتیب نہین، بعض اختلافات ذکر کرنے کے بعد شیخ نے ان ابواب کی منطقی ترتیب بڑے اچھے انداز سے پیش کی ہے[15].

بخاری شریف کی آخری کتاب یعنی کتاب التوحید کے اندر امام بخاری نے جن موضوعات پر بحث کی ہے ان مین سی بعض موضوعات ایسے ہین جن کا تعلق کتاب کے اصل عنوان سے بظاہر بہت کم ہے، اس سوال کو اس طرح حل فرماتے ہین: "دوسری بات یہ سمجھئے کہ کتاب التوحید یا کتاب الرد علی الجهمية کا یہ عنوان ایسا ہی ہے جیسا حضرات متکلمین الهیات کا عنوان منعقد کرتے ہین، اور اسکے تحت ذات، صفات، نبوات، خلق اعمال، میزان وغیرہ کا ذکر فرماتے ہین، اسی لئی امام بخاری نے کتاب التوحید مین ذات وصفات، اور خلق اعمال اور نبوات اور میزان کا مسئلہ بیان فرمایا ہے"[16].

نسخون کے اختلاف کی تحقیق:

---

13 تقریر کتاب التوحید ص 237.

14 نبراس الساری 288/1.

15 نبراس الساری 442/1-445.

16 تقریر کتاب التوحید ص 18.

دنیا کی تمام کتابون کی طرح صحیح بخاری کے نسخون مین بھی اختلافات ھین، ان مین بعض اختلافات اھم ھین، آپ اپنے دروس وتحریرون مین ان پر بھی روشنی ڈالتے تھے، مثلا صحیح بخاری کی کتاب التوحید کا نام ھندوستانی نسخون مین ھے "کتاب الرد علی الجھمیة وغیرھم التوحید". اس کی تحقیق کرتے ھوئے فرماتے ھین: "ھمارے ھندی نسخون مین جو عنوان ھے وہ شراح مین سے کسی نے نقل نھین کیا ھے، شراح کرام نے جو نسخے نقل کئے ھین وہ پانچ ھین جسکو مین علی الترتیب بیان کرتا ھون: 1- اکثر نسخ مین کتاب التوحید ھے، 2- مستملی سے علامه قسطلانی نے کتاب الرد علی الجھمیة کا عنوان نقل کیا ھے، 3- علامه زین زکریا نے کتاب التوحید والرد علی الجھمیة نقل کیا ھے، 4- حافظ ابن حجر عسقلانی اور علامه عینی نے مستملی سے کتاب التوحید، الرد علی الجھمیة وغیرھم نقل کیا ھے. مستملی سے علامه قسطلانی کے اور حافظ ابن حجر اور علامه عینی کے نقل مین فرق ھے ... 5- علامه ابن بطال اور ابن التین نے کتاب رد الجھمیة وغیرھم التوحید نقل کیا ھے. ایسا معلوم ھوتا ھے که ھمارے نسخه مین دو نسخے ملا دیئے گئے، ایک مشھور نسخه یعنی کتاب التوحید، اور دوسرا نسخه جو مستملی کے حواله سے ابن حجر وغیرہ نے نقل کیا ھے یعنی الرد علی الجھمیة وغیرھم، مگر کیا یه که تقدیم وتاخیر کردی، ھونا یون چاھئے تھا کتاب التوحید والرد علی الجھمیة وغیرھم"[17].

عام شراح سے اختلاف:

کتاب العلم مین باب فضل العلم کی تکرار ھے، علامه بدر الدین العیني نے عمدة القاري (85/2) مین اس تکرار کا اشکال دور کرنے کی دو وجوھات بیان کی ھین، ایک یه که بخاری کے عام نسخون مین پھلی جگه باب فضل العلم کا ترجمه موجود نھین ھے، دوسرے یه که پھلی جگه علماء کی فضیلت کی طرف متنبه کرنا مقصود ھے، اور دوسری جگه علم کی فضیلت کی طرف. شیخ ان دونون وجوہ پر تبصرہ کرتے ھوئے فرماتے ھین، حافظ ابن حجر پھلی جگه پر ترجمه کے سقوط کا ذکر نھین کیا ھے، اور نه ھی نسخه سلطانیه (22/1) مین سقوط باب کا رمز ھے، اور اگر ھم یه تسلیم کرلین که نسخون مین اختلاف ھے، تب بھی ترجیح ان نسخون کو حاصل ھوگی جن مین ترجمة الباب مذکور ھے، کیونکه فضیلت ذکر کرنے کے لئے وھی جگه مناسب ھے، فضیلت رغبت اور شوق دلانے کے لئے ذکر کی جاتی ھے، اور اس کے لئی پھلی جگه اولی ھے، کتاب العلم کے علاوہ دوسری جگھون مین بھی بخاری نے یھی طریقه اختیار کیا ھے، اور اس جگه مذکور دونون آیتین بھی فضیلت علم پر دال ھین، اور جب علم کی فضیلت

---

[17] تقریر کتاب التوحید ص 17-18.

ثابت هوگئی تو علم سے متصف یعنی عالم کی فضیلت بھی ثابت ہوگئی، لهذا ایک هی ترجمه سے دونون باتین حاصل ہوگئین"[18].

باب قبلة أهل المدينة وأهل الشام والمشرق کے ترجمه کے سلسله مین شارحین مین اختلاف هے، ان اختلافات پر سیر حاصل بحث کی هے، ان مین ایک رائے شیخ کے شیخ حضرت مولانا زکریا کاندهلوی کی رائے هے، وه یه که مصنف یعنی بخاری نے اس ترجمه سے وضاحت کی هے که اهل مدینه اور جو لوگ ان کی سمت مین هین ان کا قبله نه مشرق مین هے اور نه مغرب مین، ایسا لگتا هے که اس سے امام مزنی کے شاگرد ابو عوانه کی تردید کرنی چاهی هے، انهون نے (199/1) کها هے که قبله کی طرف رخ کرنے اور پشت کرنے کی ممانعت اهل مدینه اور جو لوگ مدینه کی سمت مین هین ان کے ساتھ مخصوص هے، جن لوگون کا قبله مشرق یا مغرب کی جهت مین هے ان کے لئے قبله کی طرف رخ کرنا یا پشت کرنا جائز هے، کیونکه نبی اکرم صلی الله علیه وسلم نے فرمایا "مشرق کی طرف رخ کرو یا مغرب کی طرف"، مصنف نے اس ترجمه سے متنبه کیا هے که ممانعت کا حکم عام هے، اور نبی اکرم صلی الله علیه وسلم کا ارشاد "مشرق کی طرف رخ کرو یا مغرب کی طرف" اهل مدینه واهل شام کے ساتھ مخصوص هے، کیونکه ان کا قبله مشرق ومغرب مین نهین هے". شیخ فرماتے هین: یه توجیه دو حیثیتون سے قابل غور هے، ایک یه که یه مقصود صرف ابواب استنجاء کے مناسب هے، دوسرے یه که ابو عوانه جن کا نام یعقوب بن إسحاق الإسفرائینی هے امام بخاری کے بعد کے زمانه کے هین، ان کی وفات امام بخاری کے ساٹھ سال بعد سنه تین سو سوله مین هوئی، یه رائے ابو عوانه سے پهلے کسی سے مشهور نهین، لهذا اس کی تردید کی کوئی وجه نهین"[19].

شراح پر تعقب

كتاب الإيمان، باب خوف المؤمن أن يحبط عمله وهو لا يشعر مین هے: وقال ابن أبي مليكة: أدركت ثلاثين من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم كلهم يخاف على نفسه النفاق ... ابن أبي مليكة کا یه اثر امام بخاری نے صیغه جزم سے معلقا ذکر کیا هے، شیخ فرماتے هین: "اس اثر کو امام بخاری نے اپنی تاریخ (137/3) مین انهی الفاظ مین مکمل موصولا عن محمد بن سعيد بن الأصبهاني عن يحيى بن اليمان عن سفيان عن ابن جريج عن ابن أبي مليكة ذکر کیا هے، اور أبو زرعة الدمشقي نے بھی اپنی تاریخ (515/1) مین اسی اسناد سے نقل کیا هے ...، اس کی اسناد حسن قوی هے، اس کے رجال صحیح بخاری کے رجال هین سوائے يحيى بن اليمان کے، جن سے بخاری نے الأدب المفرد مین روایت کی هے، اور

---

[18] نبراس الساری 348/1-349.

[19] اليواقيت الغالية 165/3-166.

مسلم نے بھی ان سے اصول مین حدیث نقل کی ھے. ابن رجب کو یه سند مستحضر نهین تھی، اپنی شرح (180/1) مین اس پر تعجب کا اظھار کیا ھے که بخاری نے اسے صیغه جزم سے کیون ذکر کیا[20].

کتاب الوضوء، باب الماء الذي يغسل به شعر الإنسان مین علامه عینی کا یه قول که نبی اکرم صلی الله علیه وسلم کے فضلات جیسے پیشاب خون وغیره امام ابو حنیفه کے نزدیک طاھر ھین، نقل کرنے کے بعد فرماتے ھین: عینی نے امام ابو حنیفه سے جو نقل کیا ھے وھم ھے، مین نے امام محمد کی کتابون الموطأ، کتاب الآثار، کتاب الحجة، المبسوط، الجامع الصغير، الجامع الكبير، السير الكبير مین اس مسئله کا کوئی ذکر نهین پایا، نه ھی امام طحاوی نے شرح معاني الآثار، شرح مشكل الآثار، المختصر، احكام القرآن اور اختلاف العلماء مین اس کا کوئی ذکر کیا ھے، اور نه ھی معتبر متون مختصر القدوری، كنز الدقائق، النافع، الوقاية، المختار، تحفة الفقهاء، بدائع الصنائع اور ھدایه وغیره مین اس کا کوئی ذکر ھے"[21].

توحید وکلام:

آپ محدثین کے اصول اور سلف کے منھج کے مطابق تفصیل کے ساتھ صفات الھی کی تشریح کرتے، خوارج، شیعه، جبریه، قدریه، مرجئه، معتزله، اور دیگر فرق باطله کی برملا علمی تردید کرتے، اشاعره وماتریدیه کے اقوال ودلائل کی کمزوریان واضح کرتے، ابن تیمیه کی تحریرون کے اس طرح حوالے دیتے گویا وه آپ کو از بر ھون، کسی کھوکھلی مصلحت اور سیاسی دور اندیشی کی پرواه کئے بغیر ابن تیمیه سے اپنی عقیدت ومحبت کا اظھار کرتے، بلکه ابن تیمیه کو اپنا شیخ کھتے نه تھکتے.

مولانا ایوب صاحب نے بخاری شریف کی آخری کتاب کتاب التوحید پر آپ کی تقریر شائع کی ھے، توحید وکلام کے موضوعات پر نبراس الساری کی کتاب الایمان اور کتاب التوحید پر شائع شده آپ کی اس تقریر مین وه تمام ضروری تفصیلات موجود ھین جن کا آپ اپنے دروس مین اعاده کرتے اور جن پر زور دیتی.

فرقه جھمیه منسوب ھے جھم بن صفوان (ت 128ھ) کی طرف، سلف جتنی شدت سے جھمیه کے عقیده کی تردید کرتے ھین وه شدت دوسرے فرقون کی تردید کے وقت کم نظر آتی ھے، یھان تک که صدیون کے بعد بھی امام ابن تیمیه رحمة الله علیه اپنی مختلف کتابون مین اس فرقه کی پر زور اور مدلل تردید کرتے ھوئے نظر آتے ھین، جھمیه کا عقیده کیون اتنا سنگین سمجھا گیا اس کی وضاحت کرتے ھوئے فرماتے ھین "امام بخاری نے خاص طور سے الرد على الجهمية کا جو عنوان قائم کیا وه اس

20 نبراس الساری 234/1.

21 نبراس الساری 479/1.

لئے که عقیده کے باب مین ان کا مسلک انتهائی فاسد هے، کیونکه وه الله کی صفات کا انکار کرتے هین حتی که ان کے قول کا خلاصه یه نکلتا هے که الله هے هی نهین"[22].

صفات باری کے بیان مین اسلامی فرقون مین کثرت سے اختلاف پایا جاتا هے، بعض فرقون کی تشریح تعطیل سے قریب هے، اور بعض کی تشریح تشبیه سی قریب، یهان تک که وه مکاتب فکر جن کا تعلق اهل سنت والجماعت مین هے جیسے اشاعره وماتریدیه غلبه تنزیه مین ظاهری معانی سے قطع نظر کر کے بهت سی صفات کی توجیه وتاویل کرتے هین، سلف اور خاص طور سے محدثین کا مسلک یه رها هے که ان صفات کو ان کے ظاهری مفهوم پر محمول کیا جائے، لیکن تشبیه سے بچا جائے، ان صفات کی کیفیات کے سلسله مین تفویض هی سب سے محفوظ راسته هے، سلف کا مشهور مقوله هے: "الاستواء معلوم، والکیف مجهول، والإیمان به واجب، والسؤال عنه بدعة". حضرت شیخ اس سلسله مین سلف کی مسلک کے متبع تهے، اور اس کا اظهار همیشه کهل کر کرتے تهے، چنانچه اس تقریر مین فرماتے هین: "مین اس سلسله مین سلف صالحین کا هم خیال هون، میرا خیال صفات کے بارے مین یهی هے که جو صفات قرآن وحدیث مین وارد هوئی هین اور جو هماری سمجه سے بالا تر هین وهان همین اعتراف کرنا چاهئے، آگے اس کی تاویل وتوجیه کچه بهی نا کرنی چاهئے، نه تشبیه سے کام لیا جائے نه تعطیل سے"[23].

همارے دوست شیخ محمد الحریري لکهتے هین که دارقطني کی کتاب الصفات کی حدیث (یحمل الخلائق علی إصبع ..." کی تشریح کرتے هوئے شیخ نے فرمایا: "ونحن نقول بإثبات الأصابع، والأشاعرة ینکرون ذلك، مع أن فیه عشرة أحادیث، وقولهم غلط!" [24]

"نزول (یعنی الله کا نزول قریبی آسمان پر) هوتا هے اس پر ایمان لاتے هین مگر کیفیت نزول کیا هے همین معلوم نهین، الله مستوی علی العرش هے هم اس پر ایمان لاتے هین، لیکن کیفیت کیا هی هم اس کو نهین جانتی" [25].

"یه سب مسائل صفات اور متشابهات کے قبیل سے هین، اس کے اندر اسلم یه معلوم هوتا هے که سلف صالح کے مسلک کو اختیار کیا جائے یعنی تسلیم وتفویض سے کام لیا جائے، اور خلف تاویل کے قائل هین، مگر مین خلف کے مسلک کو پسند نهین کرتا هون"[26]..

---

[22] تقریر کتاب التوحید ص 25.

[23] تقریر کتاب التوحید ص 61.

[24] الفرائد ص 192.

[25] تقریر کتاب التوحید ص 71.

[26] تقریر کتاب التوحید ص 80.

"مین اس مسئله مین بهت صفائی کے ساتھ یه بات کهتا هون که مین متکلمین کے توغل کو بهت زیاده پسند نهین کرتا هون، اس لئے که انهون نے عقائد اسلام کو کلام اهل یونان سے خلط کرکے اور کلام اهل یونان کو اصل بناکر نصوص کو اس طرف پهیرنے کی کوشش کی هے"[27].

معاصر علماء کا حواله:

حضرت شیخ علم وتحقیق کے شیدا تهے، الحکمة ضالة المؤمن أنی وجدها فهو أحق بها کے مقوله زرین پر عمل کرتے هوئے اپنے معاصر علماء کی تحقیقات سے بهی بغیر کسی تعصب کی استفاده کرتے، راقم نے بارها حضرت شیخ سے علامه شبلی نعمانی، علامه سید سلیمان ندوی اور حضرت مولانا علی میان کی تعریفین سنی هن، اور ان کی علمی تحقیقات کے حوالے، بدء الوحي مین وارد هرقل کی طویل حدیث مین "أریسیین" کا لفظ آیا هے، اس کے مفهوم مین شراح اور اصحاب سیر کا اختلاف هے، اس سلسله مین مولانا ابو الحسن ندوی کی اس تحقیق کا حواله دیا هے جو آپ نے السیرة النبویة مین پیش کی هے[28].

کتاب التوحید کی تقریر مین ایک جگه فرماتے هین: "ابن بطوطه نے اپنے سفرنامه مین نقل کیا هے که ایک مرتبه علامه ابن تیمیه جامع اموی مین خطبه دے رهے تهے اور وه منبر سے نیچے اتر آئے اور کها که نزول باری تعالی ایسے هوتا هے جیسے مین اوپر سے نیچے اتر آیا هون، ابن بطوطه نے یه واقعه ایک چشم دید واقعه کی حیثیت سے نقل کیا هے مگر حضرت مولانا علی میان صاحب نے علامة الشام علامة بهجة البیطار سے اس کے متعلق سوال کیا تو فرمایا که یا تو ابن بطوطه نے غلط بیانی سے کام لیا هے یا اس کو غلط فهمی هوئی، اس لئے که ابن بطوطه شام سنه 726ھ مین آیا، اور امام ابن تیمیه اس وقت قلعه دمشق مین معتقل هوچکے تهے اور اس کے بعد وه کبهی جامع اموی کے خطیب نهین رهے"[29].

صحیحین کی ایک حدیث مین غلطی:

حضرت شیخ کو اپنی فن پر جو عبور هے اور اس کے نتیجه مین جو علمی خود اعتمادی حاصل هے، اس کا اثر هے که حدیث کے هر موضوع پر محققین کی طرح سیر حاصل بحث کرتے هین، اور آپ کی علمی تحقیق اگر چه عام روش کے خلاف هو اسے پورے ادب واحترام کے ساتھ پیش کرنے سے نهین جهجهکتے. صحیحین کی مشهور حدیث جو حضرت ابو هریره رضي الله عنه کی روایت سے هے "اختصمت

---

[27] تقریر کتاب التوحید ص 81.

[28] نبراس الساري 1/96-99.

[29] تقریر کتاب التوحید ص 70.

الجنة والنار إلى ربهما ..." کے آخر مین هے "وإنه ينشئ للنار من يشاء" اس کے متعلق جو محققانه کلام کیا هے اسے پڑهتے جائے اور کهتے جائے "پهر دیکهئے انداز گل افشانی گفتار". فرماتے هین: "اس روایت شریفه مین وارد هے که ایک مخلوق کو پیدا کرکے جهنم مین ڈال دین گے، یه روایت ما قبل مین گزر چکی هے اس مین وارد هے "فأما الجنة فإن الله ينشئ خلقا" یه لفظ اسی طرح مسلم شریف مین بهی وارد هے حضرت انس سے اور صحیحین مین دوسرے صحابه کی روایت سے بهی وارد هے، سوائے اس طریق کے کسی اور طریق مین وارد نهین که جهنم مین ڈالنے کے لئے ایک مخلوق کو پیدا فرمائین گے. محققین علماء کی رائے یه هے که اس مقام مین راوی کو خلط واقع هوگیا، قلب هوگیا، اس کو دهوکه لگ گیا، اهل جنت کے متعلق جو صفت تهی وه اهل جهنم کے متعلق کردی، حافظ ابن تیمیه اپنے فتاوی مین فرماتے هین "هذا الحديث مما وقع فيه الغلط" اور یه قول انهون نے علماء سے نقل کیا هے، حافظ ابن قیم زاد المعاد في هدي خير العباد مین اپنے شیخ ابن تیمیه سے نقل کرتے هین که یه مقلوب هے، اور حادي الأرواح إلى بلاد الأفراح مین بذات خود یه تصریح کرتے هین که اس لفظ مین قلب واقع هوگیا هے، ابو الحسن قابسی جو مشهور رواة بخاری مین هین فرماتے هین "إن الله ينشئ للجنة خلقا وأما النار فيضع فيها قدمه" اور فرماتے هین که کسی حدیث مین یه وارد نهین هوا که الله جهنم کے لئے کوئی مخلوق پیدا فرمائین گے، بهر حال ان سب کلامون کا خلاصه یه هے که یه روایت شاذ هے اور مقلوب هے، اسمین راوی کو غلطی واقع هوگئی هے".[30]

مسامحات ابن حجر:

حافظ ابن حجر کی شرح فتح الباری کی اهمیت وعلمی قیمت مسلم هے، بمقتضائے بشریت ابن حجر سے بهی کهین کهین تسامح هوا هے، شیخ نے فتح الباری پر اپنے نوٹس مین اور بعض دوسری تحریرون مین ابن حجر پر تعقبات کئے هین، ایک مرتبه راقم السطور نے عرض کیا که اگر ان تعقبات واستدراکات کو یکجا کردیتے تو ایک مفید کام هوجاتا، فرمایا که مین نهین چاهتا که لوگ ابن حجر پر تنقید کرین، ان تعقبات کو مین نے اپنی مختلف تحریرون مین منتشر کردیا هے، جو ان کا مطالعه کرے گا اسے مل جائین گے، تا هم الیواقیت کی دوسری جلد مین ان حجر کے بعض مسامحات کا ذکر کیا هے، اس مین سے ایک مثال ذیل مین ذکر کی جاتی هے:

حافظ ابن حجر نے فتح الباري مین کتاب الرقاق کے باب يدخلون الجنة سبعون ألفا بغير حساب کے آخر (360/11) مین لکها هے: "تنبیه: یه حدیثین اس حدیث کے عموم کی تخصیص کرتی هین جیسے مسلم نے أبو برزة الأسلمی سے نقل کیا هے که نبي اکرم صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: "لا تزول قدما عبد

[30] تقرير كتاب التوحيد ص 105-106.

يوم القيامة حتى يسأل عن أربع، عن عمره فيما أفناه، وعن جسده فيما أبلاه، وعن علمه فيما عمل به، وعن ماله من أين اكتسبه وفيم أنفقه".

شیخ فرماتے هین: "مجهے یه حدیث صحیح مسلم مین نهین ملی، هان ترمذی نے کتاب الزهد مین اور الدارمی نے کتاب العلم مین اسے نقل کیا هے، صاحب الذخائر نے اطراف سته مین اسے صرف ترمذی کی طرف منسوب کیا هے. حافظ منذری کتاب الترغیب والترهیب کے "باب الترهیب من أن یعلم ولا یعمل" مین اسے صرف ترمذی کی طرف منسوب کیا هے، اور اسی طرح ترغیب کے آخر مین فصل ذکر الحساب وغیره مین بهی، جهان فرماتے هین: "رواه الترمذي وقال: حديث حسن صحيح". زرقانی نے شرح مواهب مین بهی اسے ترمذی کی طرف منسوب کیا هے، قسطلانی کو یهان پر ایک وهم هوا هے، انهون نے ترمذی کی طرف منسوب کرکے فرمایا که یه ابو هریره کی حدیث هے، جبکه ترمذی مین یه ابو برزه کی حدیث هے"[31]

محققانه ومجتهدانه نظر:

اس مختصر جائزه سے کسی قدر یه بات واضح هوگئی هوگی که بخاری فهمی مین آپ کسی کے مقلد نهین تهے، بلکه آپ دلائل وبراهین کی روشنی مین بات سننے اور کهنے کے عادی تهے، اور اخبار واحادیث مین صحت وتدقیق کا پورا پاس کرتے، خود امام بخاری رحمة الله علیه نے بحث وتحقیق کی کن کن باریکیون کی رعایت کی هے، جن کی ته تک پهنچنا هم نا اهلون کے بس کی بات نهین، آپ نے اس کتاب کے پڑهانے اور اس کے متعلق تحریر کرنے مین بخاری کے طریقه کار هی کی پیروی کی هے، یهی وجه هے که فن حدیث مین آپ عرب وعجم مین یکسان مقبول تهے، اور آپ کی مرجعیت پر اهل علم وفضل کا اتفاق تها، حدیث کے دقائق کو سمجهنے کے لئے نگاهین آپ کی طرف اٹهتین، اور طلبه حدیث کو آپ کے جواب سے تشفی هوتی. شیخ نظام الیعقوبی فرماتے هین: "إن شيخنا العلامة المحدث، الفقيه العارف بالله، محمد يونس الجونفوري، شيخ الحديث لمدرسة مظاهر العلوم بالهند، كان في سماء العلم نجما ساطعا، وبدرا طالعا لامعا، جذب الناس بضيائه، وبهر – بعلمه وفضله وزهده وتقواه وورعه – العلماء بصفائه، فتوافدوا عليه، وجثموا للنهل من نميره الصافي بين يديه"[32].

---

31 اليواقيت الغالية 350/2.

32 قلائد المقالات والذكريات ص 79.